سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم پانچ بھائی بہن ہیں جسمیں سے ایک بھائی نعمان علی کی عمر ۱۸ سال تھی کا روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو چکا ہے۔جس کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔برائے مہربانی وضاحت کے ساتھ تحریری فتویٰ صادر فرمائیں کہ دیت کی صورت میں کتنے پیسے بنتے ہیں۔اور میرے والدین بھی حیات ہیں۔

مستفتی عامر خان ولد ہمت علی خان

الجواب باسم اللّٰہ تعالیٰ

قتل خطاء میں قاتل پر دیت لازمی ہوتی ہے۔

کقولہ تعالیٰ:

"وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاءً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوْا". (سورۃ النساء،۹۲)

اب اگر مقتول کے ورثاء قاتل کو دیت معاف کر دیں تو بھی ان کو اختیار ہے۔اور اگر دیت لینا چاہیں تو بھی ان کو اختیار ہے۔دیت کی تفصیل حسب ذیل ہے۔قتل خطاء کی دیت ۱۰۰ اونٹ ہیں۔یا پھر ۱۰۰۰ دینار شرعی سونے کے ہیں۔یا پھر ۱۰۰۰۰ درہم چاندی (درہم شرعی) کے ہیں۔دینار شرعی کا وزن ۴.۳۶۶۵ گرام ہے جسکو ۱۰۰۰ سے ضرب دینے پر ۴۳۶۶.۵ گرام بنتی ہیں۔قیمت بازار سے معلوم کر لیں۔جبکہ اونٹوں کے حساب سے ۱۰۰ اونٹ بنتے ہیں۔جن میں سے ۲۰ اونٹ ایسے جو دوسرے سال میں ہوں ۲۰ اونٹ ایسے جو تیسرے سال میں ہوں (مؤنث) ۲۰ اونٹ ایسے جو تیسرے سال میں ہوں (مذکر) ۲۰ اونٹ ایسے جو چوتھے سال میں ہوں۔۲۰ اونٹ ایسے جو پانچویں سال میں ہوں۔جسکی قیمت ۴۱۲۰۰۰۰ روپے بنتی ہے۔یہ قیمت ۲۰۰۵-۱۲-۱۵ کو باقاعدہ کلفٹن جاکر اونٹ والوں سے پوچھی گئی ہے۔اور چاندی سے ۱۰۰۰۰ درھم شرعی دیت ہے۔ایک درھم چاندی کا وزن ۳.۰۵۶ گرام ہے جسکو ۱۰۰۰۰ سے ضرب دینے پر ۳۰۵۶۵.۵ گرام چاندی بنتی ہے۔قیمت بازار سے معلوم کرلیں۔قتل خطاء میں دیت قاتل اور اسکے عاقلہ ادا کریں گے عاقلہ وہ لوگ کہلاتے ہیں جو قتل خطاء یا شبہ العمد میں ایسے قاتل کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں جو ان کے متعلقین میں سے ہیں۔آجکل عاقلہ قاتل کے صرف آبائی رشتہ دار ہوں گے۔اگر کسی شخص کے آبائی رشتہ دار بھی نہ ہوں تو قاتل کے

مال سے تین سال میں دیت ادا کی جائے گی۔

علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں:

وفی الخطاء مائة مِنَ الْإبِلِ أخمَاساً أَوْ ألف دينارٍ أو عشرة آلاف درهم.

(البحر الرائق۔ج۹ص۷۶رشیدیہ کوئٹہ)

دیت ورثاء کا حق ہے۔علامہ مرغینانی لکھتے ہیں کہ قصاص میت کے کل ورثاء کا حق ہے اور ایسے ہی دیت بھی۔دیت میت کے ورثاء میں شرعی قاعدہ کے مطابق تقسیم ہوگی۔

(۱) **أنَّ الْقِصَاصَ حَقُّ جَمِيْعِ الورثة وكذا الدية.**

(ھدایۃ ص۵۷۲۔جلد چہارم کتاب القصاص فی مادون النفس)

اسی طرح البحرالرائق ص۳۱۰ ج ۸ فصل فی الصلح علی المال اسی طرح تفسیر احمدیۃ ص۱۹۶۔مطبوعہ مکتبہ شرکتہ علمیہ

(۲) **لنا قوله عليه الصلوة والسلام مَنْ تَرَكَ مالا أو حقا فلو رثته الحديث.** بحواله بحر الرائق. (رواہ البخاری فی کتاب الکفالۃ باب نمبر۵ کتاب الفرائض)

(۳) **وَكَانَ علی رضی الله عنه يقسم الدية على مَنْ أحرز الميراث والدية كُلَّها حكم سائر الاموال.**

(البحر الرائق ص۴۶ ج۹۔باب القصاص فی مادون النفس)مطبعہ مکتبۃ رشیدیۃ کوئٹہ)

شرعی قاعدہ کے مطابق صورت مسئولہ میں میت کے والد اور والدہ کے حیات ہونے کی صورت میں بہن بھائیوں کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔**اگر صرف والدین اور بہن بھائی ہوں تو اس صورت میں میت کا پورا ترکہ مع دیت کے تقسیم ہو کر تین حصوں میں بٹے گا**۔جس میں سے ایک تہائی والدہ کو مل جائے گا اور باقی مال یعنی بچا ہوا تمام مال والد کو مل جائے گا۔اور بہن بھائیوں کو کچھ بھی نہیں ملے گا اور وہ محروم رہیں گے۔لہذا والدہ کو ۳۳.۳۳ فیصد ملے گا اور والد صاحب کو ۶۶.۶۶ ملے گا۔

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

باپ۲	ماں۱

کقوله تعالیٰ: فَإن لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ اَبَواهُ فلامه الثلث. (سورۃ النساء،۱۱)

واللہ اعلم بالصوب

☆بیع سلم: قیمت پہلے ادا کرنا اور بیع بعد میں مقررہ مدت پر وصول کرنا☆